

درسِ ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی

ضبط و ترتیب: مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

نظامِ اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

باب ماجاء فی کراہیۃ اکل الثوم و البصل

پیاز اور لہسن کی کراہت کا بیان

حدثنا اسحاق بن منصور حدثنا يحيى بن سعيد القطان عن ابن جريج حدثنا
عطاء عن جابر قال قال رسول الله ﷺ من اكل عن هذا قال اول مرة الثوم ثم قال الثوم
والبصل والكرات فلا يقر بن في مساجدنا -

هذا حديث حسن صحيح - وفي الباب عن عمر و ابي ايوب و ابي هريرة و ابي سعيد و جابر
بن سمره و قرة و ابن عمر

ترجمہ: ہمیں اسحاق بن منصور نے اور ان کو یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن جریج سے
روایت کی اور ان کو عطاء بن ابی رباح نے جابر سے روایت کی آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
جس نے اسے کھیا اور ی نے پہلے لہسن اور پھر لہسن پیاز اور گندنا کما پس وہ ہمارے پاس ہماری مساجد میں نہ آئے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ایوب انصاریؓ، ابو ہریرہؓ، ابو سعید الخدریؓ، جابر بن سمرہؓ،
قرہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔

تشریح: سبزیوں میں بعض سبزیاں ایسی ہیں جب وہ کچی ہوتی ہیں تو ان سے بدبو آتی ہے اور جب پک جائیں تو
اس سے ناگوار بو ختم ہو جاتی ہے جیسے پیاز، گندنا، لہسن وغیرہ یہ سبزیاں کچا کھانے کے بعد منہ سے بو آتی ہے اور جب
پکا کر کھائی جائے تو پھر بدبو نہیں آتی۔ اس باب میں ایسی چیزوں کی کراہت بیان کی جا رہی ہے اور اگلے باب میں

رخصت۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں حلال مباح ہیں اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اس میں کراہت کسی غیر وجہ سے آئی ہے۔

تطبیق بین البائیں :

دونوں بابوں میں تطبیق یہ ہے کہ اس باب میں کراہت کا حکم ایسے کھانے سے دلالت ہے جب وہ کچی کھائی جائے اور کچی کھانے کے بعد منہ سے بدبو آتی ہے جو لوگوں اور ملائکہ کے لئے باعث تکلیف ہے۔ اور آنے والے باب میں رخصت کا حکم کچے کھانے سے متعلق ہے اس لئے کہ اس کے بعد منہ سے بدبو نہیں آتی۔ تو گویا فی ذلہ ان اشیاء میں کوئی قباحیت نہیں اس لئے کہ ابو العالیہ سے روایت ہے الثوم من طیبات الرزق کہ لسن عمدہ اور پاکیزہ کھانوں میں سے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم لسن وغیرہ اس وقت کھاؤ جب اس کی بو ختم ہو جائے۔ اسلئے کہ تم ایک دوسرے سے ملتے ہو۔ اجتماعات میں شریک ہوتے ہو، مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے جاتے ہو اگر یہ چیزیں بدن از لہ بدبو کھاؤ گے تو تمہیں ذکار آگئی جسکی کریمہ بدبو کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف ہوگی۔

سگریٹ و نسوار کا حکم :

اس علت کی وجہ سے موجودہ دور میں سگریٹ اور نسوار وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے اسلئے کہ اس کے استعمال سے بھی منہ سے بدبو آتی ہے اور لوگوں کی تکلیف کا سبب بنتا ہے۔ تو فلا یقربن مساجدنا ہماری مسجدوں میں حاضر نہ ہو اس لئے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

دنیا میں ایک معمولی افسر کے سامنے کوئی بھی میلی اور گندی حالت میں نہیں جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز کے وقت اور پھر جب وہ معصوم اور پاکیزہ مخلوق فرشتوں کی موجودگی میں ہو بدبو نکلتے وقت کیسے حاضر ہوگا اور فرشتوں کی ایذا و رسانی کا سبب بنے گا۔

مساجدنا سے کیا مراد ہے اب سوال یہ ہے کہ اس سے کون سی مسجد مراد ہے، تو جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ اس سے مراد مطلق مساجد ہیں چاہے وہ مسجد نبوی ہو یا کوئی اور چھوٹی بڑی مسجد، بعض علماء کرام نے اس روایت کی بناء پر اس کو مسجد نبوی کیساتھ خاص کیا ہے مگر جمہور علماء کا کہنا ہے کہ بعض روایات میں بغیر اضافت کے لا یقربن المساجد مذکور ہے جو عام مساجد کیلئے بھی اس حکم کو ثبات کرتے ہیں علامہ لکن دقیق العید نے فرمایا ہے کہ مساجدنا سے بھی جنس مسجد مراد ہے اضافت کیساتھ ذکر کرنا صرف ضرب المثل کیلئے ہے تخصیص کیلئے نہیں۔

عید گاہ وغیرہ کا حکم

اس روایت سے جس طرح مساجد میں اس بدیوئی کے ساتھ داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے تو یہ حکم صرف مساجد تک محدود نہیں۔ اس میں ہر وہ جگہ داخل ہے جہاں فرشتوں اور انسانوں کو تکلیف ہوتی ہو لہذا عید گاہ، جنازہ گاہ اور دینی مجالس، واعظ و تقریر کی محافل، ذکر واذکار کی مجالس بھی داخل ہیں۔ البتہ بازار جانا اس حکم سے مستثنیٰ ہے کہ وہاں فرشتوں کی مجالس نہیں ہوتیں۔

لسن کے فوائد و نقصانات :

اللہ تعالیٰ نے جو بھی چیز پیدا کی ہے وہ بغیر فائدہ کے نہیں۔ الثوم لسن بھی انسانوں کے لئے کافی فائدہ مند ہے۔ علامہ دہلویؒ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لسن کو کئی امراض کی دوا قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کُلُوا الثَّوْمَ وَ تَدَاوُوا بِهِ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءَ مَنْ سَبْعِينَ دَاءً (الحديث) لسن کھایا کرو اور اسی کے ساتھ علاج کیا کرو کیونکہ اس میں ۷۰ امراض کا علاج ہے۔

اگرچہ بعض نقصانات بھی ہیں۔ علماً طب اور دیگر محدثین نے ان کے بہت سارے فوائد لکھے ہیں اس بارے میں علامہ ابن قیم الجوزی کی کتاب طب نبوی قابل مطالعہ کتاب ہے۔

دینی طالب علم کو چاہیے کہ وہ ہر موضوع کی کتابوں کا مطالعہ کرے۔ اس سے رسول اکرم ﷺ کے ارشادات کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حافظ صاحب نے لکھا ہے کہ اس کے کھانے سے انسانی جسم میں گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے جن افراد کا مزاج ٹھنڈا ہو ان کیلئے بے حد نفع بخش ہے۔ فالج کے خطرات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے، کھانا کو ہضم کرنے والا ہے، پیٹ کے کیڑوں کو ختم کرتا ہے، ہر قسم کے زہریلے مادے کو ختم کرنے والا ہے، جس شخص کو پرانی سے پرانی کھانسی ہو اگر وہ اس کو استعمال کرے تو اسکو کافی فائدہ دے گا۔ اس کے سینے کو نرم اور بلغم کو ختم کر دے گا۔ اس کے علاوہ اگر اس کو شمد کے ساتھ ملا کر داڑھ پر درد کے دوران لگائے تو درد ختم ہو جائے گا۔ اور اگر سرکہ، نمک اور شمد کے ساتھ ملا کر داڑھ پر لگایا جائے تو ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹ جائے گا اور خصوصاً دل کے مریض کے لئے بے حد مفید ہے۔ جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ جو شخص لسن کھاتا ہو اس کو مرض قلب بلڈ پریشر نہیں ہو گا اس لئے کہ اسکے کھانے سے کولسٹرول کم ہو جاتا ہے۔ اور دوران خون میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ کئی انجکشن اور لیسونا قسم کی گولیوں میں اس کے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ لوگوں میں لسن کی پہچان کئی ہزار سالوں سے ہے۔ لیکن زیادہ استعمال کرنے میں معرات بھی ہیں مثلاً سر کے درد کو پیدا کرتا ہے، دماغ اور نگاہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

پیاز کے فوائد و نقصانات

پیاز کو رسول اللہ ﷺ نے کھایا ہے حضرت عائشہؓ سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؐ نے

فرمایا کہ آخری کھانا جو رسول اللہ ﷺ نے کھایا تھا اس میں پیاز موجود تھی اس روایت کو امام ابو داؤد نے کتاب الاطعمہ باب فی اکل الثوم میں ذکر کیا ہے۔

پیاز کے مزاج کے بارے میں علما طب نے لکھا ہے کہ پیاز تیسرے درجے میں گرم ہے اس کے استعمال سے زہریلی ہواؤں کا اثر ختم ہوتا ہے، معدہ قوی اور مضبوط ہوتا ہے۔ بلغم ختم ہو جاتا ہے انسان میں قوت باہ کو میدا کر دیتا ہے۔ یہ قان، کھانسی اور سینے کے دیگر امراض میں کافی فائدہ مند ہے کان، ناک اور آنکھوں کے بعض امراض میں بھی سبب شفا ہے۔ پیاز کا کچ جب پیس کر شد میں ملا کر گنچ سر پر لگائیں تو بال نکالنے کے لئے مفید ہے۔ بے ہوش آدمی یا مرگی کے مریض کو ہوش میں لانے کے لئے پیاز سو گھنا زیادہ کار آمد ہے۔ پیاز کے پانی کو آنکھوں میں لگانے سے بینائی اور بڑھ جاتی ہے اور کان میں پکانے سے کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح کھجلی اور خارش بلکہ بہت ساری جلدی امراض میں مفید ہے۔ ان طبی فوائد کے علاوہ پیاز کے پتوں کو لوگ ساگ کے طور پر بھی پکاتے ہیں اور اس کے پتوں کو آلیٹ اور کباب میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ بعض نقصانات بھی اس میں پائے جاتے ہیں مثلاً زیادہ استعمال سے حافظہ کمزور ہو کر نسیان پیدا ہوتا ہے۔ منہ کا مزہ خراب ہوتا ہے اور اس میں بد بو پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ریاح کی بڑی مقدار کا سبب بنتی ہے۔ لیکن اگر پکا کر استعمال کیا جائے تو یہ تمام مضرات ختم ہو جاتے ہیں۔

پیاز کی تاریخ:

پیاز کی تاریخ بہت پرانی ہے یہ وہ سبزی ہے جو دنیا کے ہر ملک میں پائی جاتی ہے اور اس کا استعمال بھی بہت زیادہ ہے ہمارے ملک پاکستان میں پیاز کی کاشت اگرچہ ہر صوبے میں ہوتی ہے مگر صوبہ سرحد اور پنجاب میں اس کی کاشت قدرے زیادہ ہے۔ پیاز کے مختلف رنگ ہیں مثلاً سفید پیاز، سرخ پیاز، سبز پیاز اور سنہری رنگ والی پیاز، مگر ان سرخ پیاز جبست دوسروں کے زیادہ ہیں۔

الکرات یعنی گندنا کے فوائد و مضرات:

پیاز اور لسن کی طرح کرات یعنی گندنا کے بھی چند فوائد ہیں یہ بواسیر کے لئے مفید ہے، داڑھ کے کیڑوں کو باہر نکال پھینکتی ہے اور اس کے درد کو ختم کرتی ہے۔

گندنا کی اقسام:

علمائے نباتات نے لکھا ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں ایک بھلی اور دوم شامی۔

مذکورہ بالا فوائد بھلی گندنا کے ہیں لیکن ان فوائد کے ساتھ نقصانات بھی ہیں مثلاً دانتوں، مسوڑھوں کو نقصان پہنچاتا ہے اس کے کھانے سے منہ سے بڑا بڑا بھڑکائی جاتی ہے۔

باب ماجاء فی الرخصة فی اکل الثوم مطبوخا

پکا ہوا لسن کھانا جائز ہے

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو داود انباء ناشعبة عن سماک بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول نزل رسول الله ﷺ على ابي ايوب وكان اذا اكل طعاماً بعث اليه بفضلته فبعث اليه يوماً بطعام ولم ياكل منه النبي ﷺ فلما اتى ابو ايوب النبي ﷺ فذكر ذلك له فقال النبي ﷺ فيه الثوم فقال يا رسول الله ﷺ أحرام هو؟ قال لا ولكني اكرهه من اجل ريحه - هذا حديث حسن صحيح

ترجمہ: ہمیں محمد بن غیلان نے بیان کیا ان کو ابو داؤد نے اور ان کو شعبہ نے اور وہ سماک بن حرب سے روایت کرتے ہیں اور آپ نے جابر بن سمرة سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو ایوب کے ہاں مہمان ٹھہرے اور جب حضور کے پاس ابو ایوب کے گھر سے کھانا جاتا تو چاہا کھانا گھر کو واپس بھیجتے۔ ایک دفعہ آپ نے پورا کھانا بھیجا اور خود کچھ نہیں کھایا جب ابو ایوب آئے تو رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں لسن تھا۔ راوی کہتا ہے کہ ابو ایوب نے آپ سے عرض کیا کہ کیا لسن حرام ہے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن میں اس کو بدبو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدثنا محمد بن مديونة حدثنا مسدد حدثنا الجراح بن مليح عن ابي اسحاق عن شريك بن حنبل عن علي انه قال نهى عن اكل الثوم الا مطبوخاً.

وقد روى هذا عن علي انه قال نهى عن اكل الثوم الا مطبوخاً قوله.

ترجمہ: ہمیں محمد بن مديونة نے بیان کیا ان کو مسدد نے ان کو جراح بن مليح نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں اور وہ علی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کچی لسن کھانے سے منع کیا ہے۔ اور یہی روایت حضرت علی سے ان کے اپنا قول مروی ہے کہ آپ نے کچی لسن کھانے سے منع کیا۔

حدثنا هناد حدثنا وكيع عن ابيه عن ابي اسحاق عن شريك بن حنبل عن علي

انه كره اكل الثوم الا مطبوخاً.

هذا حديث ليس اسناد بذلك القوي و روى عن شريك بن حنبل عن ابي اسحاق عن ابيه عن ابي اسحاق عن شريك بن حنبل عن علي انه كره اكل الثوم الا مطبوخاً.

ترجمہ: ہمیں ہناد نے روایت کی انکو وکیع نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے وہ شریک بن حنبل سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے لسن کے کھانے کو ناپسند کرتے تھے۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی نہیں اور شریک بن حنبل نے نبی ﷺ سے مرسل روایت نقل کی ہے۔

حدثنا الحسن بن الصباح البزار، حدثنا سفيان بن عيينة عن عبيدا لله بن ابي يزيد عن ابيه عن ام ايوب اخبرته ان النبي ﷺ نزل عليهم فتكفوا له طعاما فيه من بعض هذا البقول فكره اكله فقال لاصحابه كلوه فاني لست كاحدكم اني اخاف ان اؤذي صاحبي هذا حديث حسن صحيح غريب وام ايوب هي امرأة ابي ايوب الانصاري.

ترجمہ: ہمیں حسن بن صباح البزار نے بیان کیا ان کو سفيان بن عيينہ نے اور انہوں نے عبيد اللہ بن ابی یزید سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور ان کو ام ایوبؓ نے خبر دی کہ پیغمبر رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں اترے پس انہوں نے آپ ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا جن میں بعض سبزیوں سے کئی چیزیں تھیں جس کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم کھاؤ پیغمبر میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ میرے ساتھی (دوست) کو تکلیف نہ ہو یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے۔ ام ایوب ابو ایوب کی بیوی انصاریہ صحابیہ ہیں۔

حدثنا محمد بن حميد حدثنا زيد بن الحباب عن ابي خلدة عن ابي العالية قال الثوم من طيبات الرزق وابو خلدة اسمه خالد بن دينار وهو ثقة عند اهل الحديث وقد ادرك انس بن مالك وسمع منه و ابو العالية اسمه ربيع وهو الرياحي قال عبدالرحمان بن مهدي كان ابو خلدة خياراً مسلماً.

ترجمہ: ہمیں محمد بن حمید نے بیان کیا کہ اور ان کو زید بن الحباب نے بیان کیا اور وہ ابو خلدة سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو عالیہ سے آپؐ فرماتے ہیں کہ لہسن پاکیزہ کھانوں میں سے ہے۔ ابو خلدة کا نام خالد بن دينار ہے اور وہ علماء حدیث کے ہاں ثقہ ہے انہوں نے انس بن مالک سے ملاقات اور ان سے روایت سنی ہے ابو عالیہ کا نام ربيع ہے اور وہ ریاحی ہے عبدالرحمان بن مہدی فرماتے ہیں کہ ابو خلدة قباکبار مسلمان تھے۔

تشریح: عن جابر بن سمرة يقول الخ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہر ایک نے آپؐ کو مہمان بنانے کی کوشش کی رسول اللہ ﷺ خود یہ فیصلہ نہیں فرماتے تھے اونٹنی جہاں سے گزرتی تھی لوگ آپؐ کو مہمان بننے کی دعوت دیتے تھے لیکن آپؐ فرماتے اونٹنی کو چلنے دو

انہا مامورہ کہ اسکو اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہو چکا ہے یہ وہیں بیٹھ گی جہاں کا فیصلہ من جانب اللہ ہو چکا ہے۔

رسول اللہؐ کی مہمانی کا شرف حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو حاصل ہوا اور اونٹنی مسجد نبویؐ کے قریب

باب جبرئیل کی جانب بیٹھ گئی۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ آپؐ کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپؐ نے

ابتدا رسول اللہ ﷺ کے قیام کیلئے مکان کی چلی منزل خالی کرائی تھی اور خود اوپر والی منزل میں رہتے تھے۔

سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپؐ بہت بے چین ہو جاتے کہ رسول اکرمؐ چلی منزل میں ہیں اور ہم اوپر کی

منزل میں یہ بہت بے ادبی ہے اس لئے آپؐ نے رسول اللہ ﷺ کو مجبور کیا کہ آپؐ اوپر منزل میں تشریف لے جائیں تاکہ بے ادبی نہ ہو۔

کان اذا کل طعاماً بعث الیہ بفضلہ: جب رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس سے تھوڑا سا کھا لیتے اور باقی ماندہ واپس ابو ایوب انصاریؓ کو بھیج دیتے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مہمان کو چاہیے کہ جب اس کے لئے گھر سے کھانا لایا جائے تو اس میں سے کچھ چا کر واپس کرے تاکہ گھر والوں کو مہمان کے پیٹ بھر کر کھانے کا علم ہو جائے اور عموماً چونکہ لوگ گھر کا سارا کھانا لے آتے ہیں جب مہمان سے بچ جائے تو پھر اس کو کھاتے ہیں لہذا اگر گھر والوں نے سارا کھانا نکالا ہو تاکہ وہ بھی کھا سکیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھوکے رہ جائیں۔

فبعث الیہ يوماً طعاماً ولم یاکل منه النبی ﷺ ایک دن آپؐ کے لئے کھانا بھیجا گیا مگر آپؐ نے اس سے کچھ بھی نہیں کھایا اور سارا کھانا واپس بھیج دیا گیا تو ابو ایوب انصاریؓ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ نے کچھ بھی نہیں کھایا۔ فقال النبی ﷺ فیہ الثوم کہ اس میں لہسن تھا۔ چونکہ آپؐ کا مزاج بہت نازک تھا اس لئے آپؐ نے عرض کیا احرام ہو: کہ کیا یہ (لہسن) حرام ہے؟ قال لا تو آپؐ نے فرمایا نہیں یعنی حرام نہیں ہے۔ لیکن انی اکره لاجل ریحہ کہ میں اس کو بدبوئی کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

بسا اوقات پاک و صاف چیز بھی کسی کو پسند نہیں ہوتی وہ اس کو ناگوار دکھائی دیتی ہے۔

روایات میں آیا ہے کہ انی اخاف ان اوذی صاحبی کہ مجھے خوف ہوتا ہے کہ میرے ساتھی کو تکلیف نہ ہو صاحبی سے کون مراد ہے؟ صاحبی سے مراد یا تو عام دوست اور ساتھی مراد ہیں یا حضرت جبریلؑ مراد ہیں اس لئے کہ وہ آپؐ کیلئے وحی لاتے تھے ان کے آنے کا کوئی پتہ نہیں چلتا وہ نورانی مخلوق جو بدبو و گندگی وغیرہ سے بھاگتے ہیں جبکہ ان کے آنے کا وقت معین نہیں اس لئے آپؐ ان کی وجہ سے لہسن (بدبو دار) چیز استعمال نہیں کرتے تھے۔

آپؐ کے لئے لہسن کھانے کا حکم علامہ نوویؒ نے لکھا ہے کہ علما کا اس بات میں اختلاف ہے کہ آپؐ کیلئے لہسن کھانے کا کیا حکم تھا؟ تو بعض شافعیہ کا کہنا ہے کہ لہسن وغیرہ بدبو دار چیز آپؐ کیلئے حرام تھی جبکہ ہمارے ہاں راجح اور مفتی بہ قول یہ ہے کہ لہسن وغیرہ آپؐ کیلئے حرام نہیں تھی مگر بدبو کی وجہ سے مکروہ تنزیہی تھی اس لئے کہ آپؐ نے عموماً فرمایا لا نہیں۔ کہ کسی وقت بھی وحی آسکتی تھی اس لئے آپؐ نے فرمایا لا ینام قلبی کہ میرا دل نہیں سوتا اس کی حکمت یہ ہے کہ عام آدمی جب سو جاتا ہے تو اس کا دل بھی سو جاتا ہے مگر وحی کے امکان یہ تو ریڈار کی طرح ہمہ وقت مستعد رہتا ہے جس کی وجہ سے پیغمبر ﷺ کا دل نہیں سوتا۔ ہو سکتا ہے کہ من جانب اللہ وحی نازل ہو جائے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کھاؤ مگر مجھے اس سے براہیز ہے اس لئے کہ میرے صاحب

(ساتھی) کو اس کے کھانے سے تکلیف ہوتی ہے۔

عن علی نہی عن اكل الثوم الا مطبوخا، یعنی حضرت علیؑ نے کچے لسن کے کھانے سے منع کیا ہے۔
اعتراض: مگر یہاں اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ کسی چیز کے استعمال سے منع کرنا یا اس کے کرنے کا حکم دینا شارع علیہ السلام کا کام ہے جبکہ حضرت علیؑ شارع بھی نہیں تو کیسے آپؑ لسن کے کھانے کو منع کرتے ہیں؟

الجواب: جواب یہ ہے کہ صحابہ کا کوئی ایسا قول جو قیاس سے مخالف ہو تو وہ حدیث مرفوعہ کے حکم میں ہوتا ہے تو لازمی امر ہے کہ حضرت علیؑ نے آپؑ سے سنا ہوگا۔
دوسرا جواب یہ ہے کہ بعض روایات میں رسول اللہ ﷺ کی طرف نبی کی نسبت مرفوعہ کی گئی ہے تو گویا یہ ایک قسم حضرت علیؑ کا فتویٰ ہے۔

هذا حديث ليس اسناده بذاك القوي، اس کی سند میں ابو اسحاق السبئی مدلس ہے آخری عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

وروى عن شريك عن حنبل عن النبي ﷺ مرسلًا یہ روایت مرسل ہے مگر شریک بن حنبل نے مرفوع لکھا ہے۔

حدثنا الحسن بن الصباح عن ام ايوب اخبرته
کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں مہمان ہوئے تو انہوں نے آپؐ کے لئے پر تکلف کھانا تیار کیا۔
فيه من بعض هذا البقول فكره اكله تو آپؐ نے اس کے کھانے کو پسند نہیں فرمایا۔
فقال لا صحابه كلوه فاني لست احدثكم ان اخاف اوذى صاحبي
کہ تم لوگ کھاؤ میں تمہارے جیسا عام آدمی نہیں ہوں۔ مجھے چھوڑ دو اس سے میرے ساتھی کو تکلیف ہوتی ہے۔

عن ابی العالیۃ الثوم من طيبات الرزق
کہ لسن پاکیزہ کھانوں میں سے ہے اس میں بہت ساری خصوصیات ہیں اس میں یہ بھی اثر ہے کہ اس سے خون نرم ہو جاتا ہے۔ اور دل کی بیماریاں حملہ آور نہیں ہوتیں۔ ابو العالیۃ کا نام رفیع بن مہران الریاحی ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار التمیمی السعدي البصری ہے۔

باب ماجاء فی تخمیر الاناء واطفا السراج والنار عند المنام سوتے وقت چراغ اور آگ کو بجھانا اور برتنوں کو ڈھانپنے رکھنا

حدثنا قتيبة عن مالك عن ابى الزبير عن جابر قال قال النبى ﷺ اغلقوا الباب واو
كنو السقاء واكفثوا الاناء او خمرو الاناء واطفئوا المصباح فان الشيطان لا يفتح غلقا ولا
يحل وكا، ولا يكشف انية كان الفويسقة تضرم على الناس بينهم.
وفى الباب عن ابن عمرو وابى هريرة وابن عباس.

هذا حديث حسن صحيح وقدروى من غير وجه عن جابر.
ترجمہ: ہمیں تئیم نے روایت کی انہوں نے مالک سے انہوں نے ابو زبیر سے اور انہوں نے حضرت جابرؓ سے
آپؐ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوتے وقت دروازہ بند رکھا کرو، مشکیزہ کو باندھ لو، برتن کو اوندھے
رکھو یا ڈھانپ لو اور چراغ کو گل کر دو بیشک شیطان نہیں کھول سکتا بند دروازے کو اور نہ تسمہ کھول سکتا ہے اور نہ
برتن کو کھول سکتا ہے اس لئے کہ چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔

حدثنا ابن ابى عمرو وغيره واحد قالوا حدثنا سفيان عن الزهرى عن سالم عن
ابيه قال قال رسول الله ﷺ لا تتركوا النار فى بيوتكم حين تنامون.

هذا حديث حسن صحيح

ترجمہ: ہمیں ابن ابی عمرو و دوسرے حضرات نے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سفیان نے روایت کی
انہوں نے زہری سے اور انہوں نے عالم بن عبد اللہ سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے آپؐ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات کو سوتے وقت گھر کے اندر آگ مت چھوڑو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
تشریح: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے آگ اور آداب بیان فرما رہے ہیں کہ رات کو سوتے وقت گھر کا دروازہ
بند کریں، سوتے وقت کھانے پینے کے برتنوں کو بغیر ڈھانپنے مت چھوڑیں اگرچہ وہ ہانڈی خالی کیوں نہ ہو اسلئے
کہ ممکن ہے کہ کوئی زہریلی چیز آجائے، حشرات الارض سالن کی بکے پیچھے آتے ہیں اور آپ کو کوئی تکلیف نہ
پہنچائے، تم کسی مشکل میں نہ پڑ جاؤ۔ مطبخ سے جب سالن اور روٹی لے جاتا ہو تو سالن کے برتن کو ڈھانپ لو اور
روٹی کو دسترخوان میں چھپا کر رکھو۔

اغلقوا الباب، ایک ادب یہ بھی ہے کہ رات کو سوتے وقت دروازہ بند کرنا چاہیے۔ یہ روایت امام
مسلمؒ نے بھی ذکر کی ہے مگر وہاں چند الفاظ زیادہ ہیں اغلقوا الباب واذکروا اسم الله کہ دروازہ بند کرتے
وقت اللہ کا نام لو۔

اگر کوئی سوتے وقت دروازہ بند نہ کرے تو چور چوری کر کے سارا سامان لے جائے گا۔ اس روایت میں ہم طالب علموں کو بھی تنبیہ ہے کہ جب رات کو یاد دہانی کو سوتے ہو تو دروازے بند کیا کریں، تمہاری غفلت کی وجہ سے چور تمہارا سامان لے جاتا ہے۔ اس ارادے کی حفاظت تم پر لازمی ہے چونکہ اور وغیرہ سب کام نہیں کر سکتے ہیں تمہیں اپنے دارالعلوم کی حفاظت کرنی ہے اور چور وغیرہ کو پکڑنا ہے مگر اس کو پکڑ کر خود ثواب کی نیت ایک ایک دودھ گھونٹنے اور لات نہ مارا کریں بلکہ ہمارے پاس لے آئیں پھر آپ دیکھیں ہم ان کے ساتھ کیا کرتے ہیں یہ اسلئے لکھا ہوں کہ طالب علم کبھی کبھی بغیر تحقیق کے ایک نیک اور بے گناہ آدمی کو چور، مجرم، سمجھ کر گھونٹوں کی جھاڑ پلا دیتے ہیں۔ جب تحقیق کی جاتی ہے تو وہ شخص بے گناہ نکل آتا ہے۔

عبرت ناک واقعہ: ایک واقعہ ہوا کہ ایک نیک حافظ قرآن کے ساتھ کسی کی دشمنی تھی اس نے مسجد کے لاؤڈ سپیکر میں اعلان کیا کہ ایک یہودی آیا ہے اور اس نے قرآن کو جلادیا ہے تو لوگ فوراً آکر بغیر تحقیق کے مارنا شروع کیا پولیس اس کو چھڑا کر تھانے لے گئے مگر لوگوں نے تھانہ پر بھی حملہ کیا اور اس بے گناہ شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا اور پھر اس پر تیل ڈال کر جلادیا مگر آگ اس پر کچھ اثر انداز نہ ہو رہی تھی صرف اس کے کپڑے جل گئے جب تحقیق ہوئی تو وہ یہودی نہیں بلکہ نیک اور حافظ قرآن مسلمان تھا۔ ایم اے اسلامیات اور کافی تعلیم یافتہ شخص تھا گویا کہ عالم دین تھا۔ دیوبندی اور بریلوی کے چکر میں کسی نے اعلان کیا تھا اسی وجہ سے پاکستان میں مولوی صاحبان بدنام ہو جاتے ہیں۔ تو تم بھی جب کسی چور وغیرہ کو پکڑو گے تو خود اس کو سزا نہ دیا کریں بلکہ ادارہ کے سامنے پیش کریں ادارہ اس کو سزا دے گا اور اس کو پولیس کے حوالے کر دے گا۔ ویسے کسی اجنبی شخص پر چور ہونے کا شک نہ کرو اس کے قریب جاؤ اور اس سے اخلاق اور نرمی سے پوچھو کہ صاحب آپ کون ہیں؟ اور کیا کر رہے ہیں؟ کس سے ملنا ہے؟ اگر کسی سے کام نہ ہو تو نرمی سے رخصت کریں۔

اوکنوالسقاء، ایکاء، اوکایو کی ایکاء کا معنی باندھنا خاص کر مشکیز میں ایک رسی ہوتی ہے جیسے شلوار میں نازا ہوتا ہے تو مشکیز کے باندھنے کیلئے رسی اور دھاگہ ہوتا ہے اسکو وکاء کہا جاتا ہے جب اسکو باندھ دیا جائے تو مشکیزہ سے پانی کا آئندہ ہو جاتا۔ اب سارے برتنوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً یہاں نکالا لگا ہوا ہے تو اوک السقا کا معنی ہے کہ نکالنا کہ روئے پانی ضائع نہ کریں۔ اسی طرح مٹکا وغیرہ کیلئے اوک السقاء کا معنی ہے کہ مٹکا وغیرہ پر ڈھکن رکھو اگر کھلا چھوڑ دیا جائے تو چمچر چھو اور دوسرے موذی حشرات اسمیں گر جائیں گے اور اپنے لئے ہلاکت کا سامان میا کر دو گے۔ حدیث شریف میں ہے العینان و کاء السہ کہ آنکھیں دیر کیلئے رسی (تسما) ہیں۔

واکفوء الاناء یتکفی یتکفی تکفئاً شامل میں گزر چکا ہے کہ اذا مشی تکفأ آپ جاتے وقت ایسے چلتے تھے جیسے کوئی بھاری چیز کو اٹھا رکھا ہو اور وہ جس کی وجہ سے زمین کی طرف مائل ہو کر چلتا ہو۔ تو اکفاء کا

معنی التا کرنا کفو لانا ای قلبوا الاناء یعنی برتنوں کو التا کر دو، یعنی اس برتن کا کوئی ڈھکن نہ ہو تو سوتے وقت اس کو التا کر دو خمر و الانا یا برتن کو ڈھانپو۔

اکفو لانا او خمر و الانا: یہاں راوی کو شک ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اکفو فرمایا ہے یا خمر و الانا ہے مگر مقصد دونوں کا ایک ہے یعنی برتن ڈھانپے رکھا کر اکفو قلبوا کے معنی میں ہیں۔ مسلم کی روایت میں خمر و انیتکم مذکور ہے۔

اطفئوا السراج والنار مسلم کی روایت میں اذکرو اسم اللہ کے الفاظ زیادہ ہیں کہ جب سونے کا ارادہ ہو تو بجلی، لالٹین اور چراغ وغیرہ کو بند کرو اسی طرح اگر آگ جل رہی ہو تو اس کو بھی بجھا دو۔ اس میں بیسیوں حکمتیں ہیں رات کے وقت کئی قسم کی آفات نازل ہوتی ہیں۔ اگر برتن نہ چھپایا گیا تو اس میں مکئی، چھھر اور دوسری گندی اشیاء گر جائیں گی جس سے سالن وغیرہ اور نقصان دہ ہو جائے گا۔

ان الشیطان لا یفتح اس لئے کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھول سکتا یا مطلب یہ ہے کہ نہیں کھولتا۔ یعنی جو شخص اسلامی آداب پر عمل کر کے رات کے وقت دروازے کو بند کرے تو شیطان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ بند دروازے کھول دے۔ شیطان اگرچہ بڑے بڑے کام کر سکتا ہے مگر بند دروازے کو کھول نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ بعض بڑے بڑے جانوروں سے چھوٹے سے کام کو سلب کر دیتا ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ شیر گردن نہیں موڑ سکتا اگرچھوٹا بھی اس پر سوار ہو جائے تو اسکو قابو کر سکتا ہے کہ شیر گردن نہیں موڑ سکتا اللہ تعالیٰ نے اس سے گردن موڑنے کی طاقت سلب کر دی ہے اسی طرح بھجھو اور سانپ چارپائی پر نہیں چڑھ سکتے تو گویا صرف شیطان مراد نہیں بلکہ ساری موزی اشیاء مراد ہیں۔ تو شیطان اگرچہ بڑا بد معاش ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ طاقت ختم کر دی ہے وہ بند دروازے نہیں کھول سکتا برتن سے ڈھکن کو نہیں اٹھا سکتا تو جب آپ نے سوتے وقت تمام انتظامات کر دیے ہیں تو شیطان اور انکے حواریین سے اللہ تعالیٰ چھائے گا۔ ولا یحل وکاء اور نہ اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ تہے کو کھول دے۔ ولا یکشف انیۃ اور نہ ڈھانپے برتن کو کھول سکتا ہے۔

فان الفویسقة: فسق یفسق فسقت الرطب عن قشرها جب کھجور بہت پک جائے تو وہ پھٹ جاتی ہے تو فسق کا لغوی معنی ہے حد سے تجاوز کرنا یعنی التجاور عن الحد تو یہ چوہا بھی حد سے تجاوز کر دیتا ہے فاسق کو بھی فاسق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے بھی حدود سے تجاوز کی ہے کافر کو بھی فاسق کہا جاتا ہے۔

حروج من الحد تو شیطان بھی لوگوں کے گھر کو جلاتا ہے۔ اسلئے کہ یہ بد معاش چوہا چراغ سے بتی کھینچ لے گا اور تہہ دے سارے گھر کو جلا کر راکھ کر دے گا۔ اسی طرح آگ سے چنگاری لے کر آگ لگا دے گا آج کل کے دور میں گیس کے بیٹر اور چولے ہیں ان کو بھی بجھانا چاہیے۔